Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۳۴۹

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ ۱۸ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۱۸ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ اپریل ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ بلڈ پریشر پہلے سے زیادہ ہے اور ٹانگوں میں درد ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں
ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (جو غانا مغربی افریقہ کے ایک احمدیہ سیکنڈری سکول میں بطور ٹیچر خدمات بجا لا رہے ہیں) کو وہاں ۷ اپریل ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ ایک بیٹی کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترمہ صاحبزادی سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا پوتا نیز محترم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا نواسہ ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام وقاص احمد رکھا ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت کی اِس تقریب سعید پر ادارۂ الفضل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور اِسی طرح محترم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا کرے اور دینی و دُنیوی نعمتوں سے مالامال فرما کر والدین، خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خُدا تعالیٰ کا ایک رحم مانگنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے ملتا جائے گا

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ سے ثابت ہے، مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ..... الخ (مومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ اور تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو، مَیں تمہاری دعا سُنوں گا۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ: یَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِیْ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یوں نہ کہنے لگے کہ مَیں نے اپنے رب سے دعا مانگی لیکن قبول نہیں کی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ایک بچّہ جب بھوک سے بیتاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دُودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچّہ دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دُودھ کو کیونکر کھینچ لاتی ہیں؟ اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دُودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچّہ کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے۔ تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں؟ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔ بچّہ کو جو مناسبت ماں سے ہے اس تعلق اور رشتہ کو انسان اپنے ذہن میں رکھ کر اگر دعا کی فلاسفی پر غور کرے تو وہ بہت آسان اور سہل معلوم ہوتی ہے۔ دوسری قسم کا رحم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک رحم مانگنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مانگتے جاؤ گے ملتا جاوے گا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کوئی لفّاظی نہیں بلکہ یہ انسانی سرشت کا ایک لازمہ ہے۔ مانگنا انسان کا خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔ جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ جھوٹا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۰)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ر جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۱۸ر شہادت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین حق کی انتہائی عاقبت نااندیشی پر مبنی روش

اللہ تعالیٰ اپنے ہر مامور کو بشیر (یعنی بشارتیں دینے والا) اور نذیر (یعنی ڈرانے والا) بناکر بھیجتا ہے۔ ایمان لانے اور ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانیوالوں کو وہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ ایمان نہ لانے اور تمسخر و استہزاء کا طریق اختیار کرنے اور مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے والوں کو وہ آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اس کا کام صرف پیغامِ حق کو پہنچا دینا اور خبردار کر دینا ہوتا ہے۔ ہدایت دینا اور آنے والے عذاب سے بچانا اس کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ سعید الفطرت تو اپنی فطری سعادت اور صلاحیت کی وجہ سے اُس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جن میں سعادت کا مادہ نہیں ہوتا وہ صرف یہ کہ اُس مامور من اللہ کا انکار کر دیتے ہیں بلکہ اس کا مذاق اُڑاتے اور اسے طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں اور اُس سے بڑے ہی اُلٹے سیدھے مطالبے کرتے ہیں مثلاً یہی کہ اگر تو سچا ہے تو اُس عذاب کو جس سے تو ہمیں ڈرا رہا ہے جلد لاکر دکھا۔ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ایسے عاقبت نااندیش لوگ تعداد میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

ان کا عذاب کو جلد لانے کا مطالبہ سراسر ناواجب ہوتا ہے اس لئے کہ عذاب کو لانا مامور من اللہ کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اس کا کام تو صرف حق کو پہنچا دینا ہوتا ہے وہ اگر عذاب کی خبر دیتا ہے تو اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ وہ تو وہی کچھ کہتا ہے جو خدا کی طرف سے اُسے بتایا جاتا ہے۔ باقی رہا عذاب کا آنا سو وہ آتا ضرور ہے لیکن اپنے مقررہ وقت پر، اور اس مقررہ وقت کا بجز خدا کے اور کسی کو علم نہیں ہوتا۔ اور اگر لوگ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں اور سلامتی کی راہ اختیار کر لیں تو خدا تعالیٰ عذاب کے فیصلہ کو بدل بھی دیتا ہے کیونکہ اس کا مقصد عذاب دینا نہیں ہوتا اسی لئے وہ عذاب لانے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ راہِ راست پر آکر اپنے آپ کو آنے والے عذاب سے محفوظ کر لیں۔ اِس موقع سے فائدہ اٹھانے کی بجائے شریر النفس لوگ عذاب میں تعویق کو ہی مامور من اللہ کو جھٹلانے کا بہانہ بنا لیتے ہیں اور اس طرح اپنی شرارتوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔

چنانچہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اِس قسم کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا۔ جب آپؐ نے اہلِ مکہ کو خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دی اور بصورت دیگر آنے والے عذاب سے ڈرایا تو جہاں مٹھی بھر سعید الفطرت انسان آپؐ کی آواز پر فوراً لبیک کہہ کر ایمان لے آئے اور انہوں نے آپؐ کے اعیان و انصار بننے کی سعادت حاصل کی وہاں شریر النفس لوگوں نے عذاب کی خبر کو ہنسی میں اڑاکر یہ مطالبہ شروع کر دیا کہ اگر تو سچا ہے اور واقعی خدا کی طرف سے ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں خبر دے رہا ہے اُسے لاکر دکھا۔ پھر وہ اپنی کثرت اور قوت و طاقت پر گھمنڈ کی وجہ سے اپنی شرارتوں میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ ابتداء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفارِ مکہ کی اس ظالمانہ روش کی وجہ سے جس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا اللہ تعالیٰ نے اُس کا قرآن مجید میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًاؕ
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَآ
اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ
اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اِلَّا بَلٰغًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ (الجنّ آیات ۲۰ تا ۲۴)

ترجمہ:۔ اور ہمیں نظر آرہا ہے کہ جب اللہ کا بندہ (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی طرف بُلانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (مکّہ کے لوگ) اُس کے اُوپر جھپٹ کر آگرتے ہیں۔ تُو کہدے کہ مَیں تو صرف اپنے رب کو بُلاتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک مقرر نہیں کرتا اور یہ بھی کہدے کہ تم کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے یا ہدایت دینے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ (بلکہ یہ بھی) کہدے (کہ اگر اللہ مجھ پر عتاب نازل کرے تو) اللہ کے عتاب سے بچانے والا مجھے کوئی نہیں اور اس کو چھوڑ کر میں کوئی ٹھکانہ نہیں پاتا۔ میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کی بات اور اس کا پیغام پہنچا دوں۔

اِن آیات سے اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفارِ مکہ کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ آپؐ جس عذاب سے ہمیں ڈرا رہے ہیں اُسے جلدی لاکر دکھائیں جبھی تو آپؐ نے یہ فرمایا کہ تم کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے یا ہدایت دینے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کی بات اور اس کا پیغام تم تک پہنچا دوں مانو یا نہ مانو اس کے تم خود ذمہ دار ہو۔ حقیقت یہی ہے کہ کفارِ مکہ نے موعود عذاب کو جلد لانے کا مطالبہ کیا تھا اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست اُن کے اِس مطالبہ کا بھی جواب دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝
عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
مِنْ رَّسُوْلٍ ۝ (الجنّ آیات ۲۶ تا ۲۸)

ترجمہ:۔ تُو کہہ دے کہ مَیں نہیں جانتا کہ تمہاری (عذاب کی) موعودہ گھڑی قریب ہے یا اللہ اس کے لئے کوئی لمبی مدت مقرر کرے گا۔ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے۔

یہ تو صحیح ہے کہ آنے والے موعودہ عذاب کے معین وقت اور زمانہ کا مامور من اللہ کو بھی اُس وقت تک علم نہیں ہوتا جب تک کہ خدا تعالیٰ خود اسے اطلاع نہ دے لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا کہ موعودہ عذاب نہ آئے۔ وہ آتا ہے اور ضرور آتا ہے لیکن اپنے وقت پر، اور جب وہ آتا ہے تو مخالفین پر اصل حقیقت جس کا وہ مسلسل انکار کر رہے ہوتے ہیں آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ (الجنّ آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ ہاں جب وہ موعود عذاب کو دیکھ لیں گے تو جان لیں گے (محمد رسول اللہ اور ان کے مخالفین میں سے) مددگار کے لحاظ سے کون کمزور ہے اور تعداد کے لحاظ سے کون تھوڑا ہے۔

مراد یہ کہ جب موعودہ عذاب آئے گا تو کفارِ مکّہ کی نہ کثرتِ تعداد انہیں اس سے بچا سکے گی اور نہ اُن کی قوت و طاقت ہی ان کو اُس سے محفوظ رکھ سکے گی اور وہ جان لیں گے کہ اصل کثرت اور قوت و طاقت تو اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے مٹھی بھر انسانوں کو حاصل ہے اس لئے کہ خدا اور اس کے فرشتے ان کی پُشت پر ہیں اور وہ انہیں مسلسل تعداد اور قوت و طاقت میں بڑھا رہے ہیں۔

الغرض کسی فرد یا قوم کا مامور من اللہ کی مخالفت میں خود اپنی زبان سے عذاب کا مطالبہ کرنا اور موعودہ عذاب کا مذاق اُڑانا اُس کی انتہائی گمراہی اور ناعاقبت اندیشی پر دلالت کرتا ہے۔ بچاؤ کی راہ یہی ہوتی ہے کہ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے لیکن موعودہ عذاب سے بے خوف ہرگز نہ ہو اور خدا سے ڈر کر توبہ و استغفار سے کام لے اور خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ طلب کرنے سے غفلت نہ برتے کیونکہ اگر کوئی قوم استغفار کر رہی ہو تو اُس کی سابقہ نافرمانیوں کے باوجود خدا اس پر عذاب نازل نہیں کرتا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝
(الانفال آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اللہ ان کو ایسی حالت میں عذاب نہیں دے سکتا تھا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم رحیم یار خان

(۲)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے لڑکے تھے اور ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ دنیا کا بڑا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ حضور کی زندگی میں بیعت نہیں کی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سلسلہ میں داخل ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تو غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔"

(سیرت طیبہ ص۳۹)

عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں پسند ہی نہیں فرماتے کہ کسی اور کا نام لیا جائے۔ اور بڑے جلال کے ساتھ دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے محبوب کی طرف متوجہ کرتے اور آپؐ کے کمالات کا ذکر فرماتے ہیں:۔

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر بستے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے، اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ص[illegible])

؎ برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پڑھیں۔ عربی، فارسی، اردو اشعار پر نگاہ ڈالیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عشق و محبت کا ایک سمندر موجزن ہے۔ جب اس سمندر میں لہریں اٹھتی ہیں تو تلاطم کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور تلاطم موجزن کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ناساز تھی حضور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ اور حضرت اماں جانؓ پاس بیٹھی تھیں۔ حج کی بات چل نکلی کہ سفر اور راستے کی سہولت پیدا ہو رہی ہے حج کو چلنا چاہیئے۔ زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضور علیہ السلام کی آنکھیں تر ہو گئیں۔ انگلی سے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے۔ مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا"

(سیرت طیبہ ص[illegible])

یہ ایک خالصۃً گھریلو ماحول کی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو اس میں اس اتھاہ سمندر کی طغیانی لہریں کھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جو عشق رسولؐ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے قلب صافی میں موجزن تھیں۔ (سیرت طیبہ ص[illegible])

پھر ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی محبت میں ترقی کرتے کرتے اس مقام تک پہنچتا ہے کہ اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے اور محویت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے وہ اپنے محبوب کے اتنا ہم شکل ہو جاتا ہے کہ دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اور اس کی محبت حیاتِ جاودانی کا مقام حاصل کر لیتی ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے ؎

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

اسی طرح حضرت شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ھٰذا وجود جدّی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا وجود عبد القادر

(مناقب تاج الاولیاء ص۳۵)

یعنی یہ عبد القادر کا وجود نہیں بلکہ یہ میرے جدّ امجد محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے محبوب حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق اور کمال محبت کی وجہ سے یہ مقام محویت حاصل تھا۔ آپ فنافی الرسول کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے روحانی فرزند مسیح موعود مہدی مسعود کے متعلق فرمایا۔

یدفن معی فی قبری

(کتاب الوفاء لابن الجوزی
مشکوٰۃ)

چنانچہ آپ اس عشق و محبت کا اظہار اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ؎

محو روئے او شد است ایں روئے من
بوئے او آید زبام و کوئے من

یعنی میرا یہ چہرہ اس کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا ہے۔ اور میرے بام و در سے اس کی ہی خوشبو آ رہی ہے

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم، من ہمانم، من ہماں

کہ میں اس کے عشق میں غائب ہوں میں وہی ہوں، میں وہی ہوں میں وہی ہوں

؎ جانِ من از جانِ او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا

کہ میری روح اس کی روح سے غذا حاصل کرتی ہے اور میرے گریبان سے وہی سورج نکل آیا ہے

؎ احمدِ اندر جانِ احمد شد پدید
اسم من گردید اسمِ آں وحید

(سراج منیر)

یعنی احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کے اندر احمد ظاہر ہو گیا۔ اور میرا وہی نام ہو گیا جو اس لاثانی انسان کا نام ہے۔

جب انسان کو یہ مقام فنا حاصل ہوتا ہے تو محبوب کی ہر چیز کے ساتھ عشق ہو جاتا ہے محبت و پیار کا جام چھلک پڑتا ہے۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے۔

؎ جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

میرے جان و دل حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہیں اور میری خاک آلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچے پر قربان ہے۔

؎ دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

یعنی میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا کہ ہر جگہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال کا شہرہ ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؐ کی آل و اولاد اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ بھی بے پناہ محبت تھی چنانچہ ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ آپؑ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے۔ اپنے پاس بلایا اور فرمایا

"آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔" پھر آپؑ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی شہادت کے واقعات سنائے۔ جب یہ واقعات سنتے جاتے تھے۔ اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا

"یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔"

اس وقت آپ پر عجیب رقت طاری تھی۔ اور اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بے چین ہو رہا تھا۔ اور یہ سب کچھ رسولِ پاکؐ کے عشق کی وجہ سے تھا۔"

(سیرت طیبہ صفحہ ۴۲، ۴۴)

عاشق صادق اور محب کامل اپنے محبوب میں فنا ہو کر وہ زندگی پاتا ہے۔ جو محبوب کو حاصل ہوتی ہے۔ محب کامل کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ اس کی جان مال سب کچھ حقیقت میں اس کے محبوب کے ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی حقیقت ختم کر دیتا اور اپنی ہستی مٹا دیتا ہے۔ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ ان کا نہیں بلکہ ان کے محبوب کا ہوتا ہے جسے ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
دریں راہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ

واللہ اگر آپ کے رستہ میں مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرہ ذرہ کو جلا کر خاک بنا دیا جائے، تو پھر بھی آپؐ کے دروازہ سے کبھی منہ نہیں موڑوں گا۔

تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

سوائے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان! تجھ پر میری جان قربان تو نے میری جان کو اپنے عشق سے منور کر دیا ہے۔

الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا عشق تھا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی جان اس عشق میں ہر وقت گداز تھی۔ آپ کا ذرہ ذرہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور خدائے محمدؐ اور دینِ محمدؐ پر قربان تھا حضور فرماتے ہیں ؎

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

عشق و محبت کی یہ داستان بہت طویل ہے محبوب محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہو اور محب عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں تو انکی داستان کو بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ چند واقعات بطور نمونہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کرے اور اس محبت کی چنگاری سے ہم اپنے دلوں کو گرمانے والے ہوں آمین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ جلد اطلاع دیں

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) تمام سیکرٹریان ناصرات دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ انہیں ناصرات کے تینوں معیاروں کے لئے الگ الگ کتنے پرچوں کی ضرورت ہے

شاکرہ۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینجر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(ترمذی جلد ۲ و مسلم جلد ۲ و مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

یعنی بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

(ترمذی جلد ۲ مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عز وجل)

یعنی کوئی قوم نہیں بیٹھتی کسی مجلس میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے۔ اور نہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ مگر وہ مجلس ان پر وبال (نقصان) کا موجب ہوتی ہے۔ پس اگر اللہ چاہے تو انکو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔ یعنی ہر مجلس میں ذکر الٰہی اور درود پڑھنا چاہیئے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ

(سنن ابن ماجہ)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود بھیجنا چھوڑ دیا یا بھول گیا۔ گویا وہ جنت کا راستہ پانے سے خطا کھا گیا۔ (یعنی جنت کا راستہ کھو گیا اور اسے بھول گیا)

ایک حدیث میں آتا ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطبہ سننے کے لئے حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا۔ جب ہم حاضر ہوئے تو حضور جب منبر کی پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا۔ آمین۔ پھر جب دوسری سیڑھی مبارک پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ پھر جب تیسری سیڑھی پر پیر رکھا تو فرمایا آمین خطبہ کے بعد ہم نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آج ہم نے حضور سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے نہ سنی تھی۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس نے ماہ رمضان پایا اور وہ بخشا نہ گیا۔ اسے خدا کی رحمت سے دوری ہو تو میں نے کہا آمین پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے پاس آپؐ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپؐ پر درود شریف نہ بھیجا۔ اس کے لئے بھی خدا کے قرب سے دوری ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔ اور پھر جب تیسری سیڑھی پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا۔ جس نے ماں باپ کو پایا اور وہ اس کے سامنے بوڑھے ہوئے اور وہ انکی خدمت کر کے جنت میں نہ گیا اسے بھی خدا کی جناب سے دوری ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔"

(مستدرک حاکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب، امریکہ

(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا نما انسان تھے۔ "قد درمیانہ سے ذرا اونچا۔ بدن کسی قدر بھاری۔ پیشانی اونچی۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ مگر ہمیشہ غضِ بصر کی صورت میں رہنے کے سبب باریک سی معلوم ہوتی تھیں۔ چہرہ چمکدار چھاتی کشادہ مگر سیدھی۔ جسم کا گوشت مضبوط تھا۔ جسم اور چہرے پر جھریاں نہ تھیں۔ رنگ سفید و سرخ گندمی تھا۔ جب آپؑ ہنستے تھے تو چہرہ بہت سرخ ہو جاتا تھا۔ سر کے بال سیدھے کانوں تک لٹکتے ہوئے ملائم اور چمکدار تھے۔ ریش مبارک گھنی۔ یک مشت سے کچھ زیادہ لمبی رہتی تھی اس سے زیادہ حصہ آپؑ قینچی سے کٹوا دیتے تھے۔"
(ذکرِ حبیبؑ از حضرت مفتی محمد صادق رضؓ صفحہ ۳۱)

(۲) فرمایا کرتے تھے کہ "ہمارے بال تیس سال کی عمر میں سفید ہونے شروع ہوئے تھے اور پھر جلد جلد سفید ہو گئے۔" (صفحہ ۳۸)

(۳) "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی کہ ہر پانچویں روز لبوں کے بال کٹواتے اور سر اور داڑھی پر حجام سے مہندی لگواتے۔ مہندی کے سبب آپؑ کے بال سرخ رہتے تھے لیکن آخری سالوں میں حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک نسخہ تیار کیا تھا کہ اس کو مہندی میں ملا لیا جائے تو نزلہ اور زکام کا خوف نہیں رہتا تھا لیکن اس نسخہ میں ساتھ ہی یہ خاصیت بھی تھی کہ اس سے بالوں میں سیاہی آجاتی تھی اس واسطے آخری سالوں میں حضورؑ کے بال سیاہ ہی نظر آتے تھے۔" (صفحہ ۳۳)

(۴) "حضرت مسیح ناصریؑ کے بارے میں تحقیق سے ثابت ہے کہ ہاتھ میں عصا رکھتے تھے۔" (جی سسس سن آف میری) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی عادت تھی کہ "ہمیشہ گھر سے باہر عصا اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے اور جب کبھی سفر میں یا سیر پر یا نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد کو تشریف لے جاتے تو عصا ضرور آپؑ کے ہاتھ میں ہوتا۔" (صفحہ ۳۳)

(۵) آپ کو خوشبو بہت پسند تھی اور "(آپکے) کپڑوں اور بدن میں سے ہمیشہ مشک کی سی بھینی بھینی خوشبو آتی تھی۔ کبھی پسینہ اور میل وغیرہ کی بو محسوس نہ ہوتی تھی۔" (صفحہ ۳۲)

(۶) "بعض دفعہ حضورؑ مجلس میں بیٹھے ہوئے اپنی پگڑی کے شملہ کو ہاتھ میں لے کر منہ پر رکھ لیتے تھے۔" حضرت مفتی محمد صادق رضؓ کا خیال ہے کہ:- "آپؑ تسبیح کے کلمات پڑھتے رہتے تھے اور اس واسطے منہ کو ڈھانک لیتے تھے کہ ہونٹوں کی حرکت لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔" (صفحہ ۳۱)

(۷) اگرچہ آپ کی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ میں اس امر کے الہامی اشارات صاف پائے جاتے تھے کہ اللہ نے آپؑ کو مسیح و مہدی بنایا ہے لیکن وضاحت کے ساتھ آپؑ نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ سب سے پہلے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں شائع کیا جو ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی۔ آپؑ نے بار بار اس بات کا اعلان فرمایا ہے کہ:- "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مسیح ثانیؑ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائیگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا۔" (توضیح مرام صفحہ ۱۶)

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "حضرت مسیحؑ کی آمد کے واسطے جو لفظ آیا ہے۔ وہ "نزول" ہے اور "رجوع" نہیں ہے اول تو واپس آنے والے کی نسبت جو لفظ آیا ہے وہ رجوع ہے اور رجوع کا لفظ حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کہیں نہیں بولا گیا۔ دوم نزول کے معنی آسمان سے آنے کے نہیں ہیں۔ نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔" (ذکرِ حبیبؑ از مفتی محمد صادق رضؓ صفحہ ۲۱۷)

(۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں فرمایا۔ "لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے۔ مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوشِ نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ نمونہ بنانا چاہتا ہے۔" (صفحہ ۲۱۸)

(۱۱) فرمایا۔ "حقیقتِ اسلام کو..... پھر قائم کر دینا ہمارا کام ہے۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۵ء)

(۱۲) فرمایا:۔ اصل بات جس کے واسطے ہم مبعوث ہوئے ہیں یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے درمیان بہت سی غلطیاں اعتقادی و عملی رنگ میں پڑ گئی ہیں اور ان میں اسلامی روحانیت نہیں رہی صرف ایک چھلکا رہ گیا ہے پس ضروری ہے کہ اسلامی روحانیت پھر قائم کی جائے اور سچے اسلامی عقائد پھر لوگوں کے دلوں میں بٹھائے جائیں (تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء)

(۱۳) فرمایا:۔ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ نہ دنیا ان سے پیار کرتی تھی اور نہ وہ دنیا سے پیار کرتے تھے۔ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک نئی زندگی حاصل کی تھی۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا ان لوگوں (آج کل کے مسلمانوں) کا قدم صحابہ رضؓ کے قدموں پر ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سلسلہ کے قیام سے یہ ہے کہ لوگ پھر اس راہ پر چلنے لگیں۔" (ذکرِ حبیبؑ از مفتی محمد صادق رضؓ صفحہ ۱۴۸)

(۱۴) فرمایا۔ "شریعت کے عملی حصہ میں سب سے اول قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اور اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ اس کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہیں۔ اس کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے برخلاف ہیں ایسی حالت میں احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے۔" (صفحہ ۲۰۹)

(۱۵) فرمایا۔ "جب میں قرآن شریف کی تفسیر لکھتا ہوں تو مضمون ٹھنڈی ہوا کی طرح میرے آگے آگے چلتا ہے" (صفحہ ۲۳۵)

(۱۶) فرمایا۔ "نرمی کے ساتھ لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق پر ہے۔ کبھی وعظ کے ساتھ، خلق کے ساتھ، کبھی کتاب دکھانے سے، حکمت کے ساتھ۔ اور فساد سے بچ کر جیسا موقعہ ہو مخالفوں کو سمجھاتے رہنا چاہیئے۔" (صفحہ ۲۴۳)

(۱۷) "ابتدائی دنوں میں ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ مہدی موعود اور مسیحؑ کی آمد پر اسلام کی فتح کی پیشگوئیاں جو درج ہیں وہ مرزا صاحب کے وقت پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بہتر ہے لوگ آنکھیں ملتے رہتے ہیں مگر انھیں پہلی رات کا چاند دکھائی نہیں دیتا۔" (صفحہ ۸۰)

(۱۸) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں یہ تذکرہ تھا کہ پچھلی رات

تہجد کے جاگنے کے لئے کیا تجویز کرنی چاہیئے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "اگر آپ سوتے وقت اپنے آپ کو مخاطب کر کے یہ کہا کریں: اے صادق مجھے تین بجے جگا دینا تو ضرور تین بجے آپ کی آنکھ کھل جائے گی۔" (صفحہ ۱۶۲)

(۱۹) ایک دفعہ سیر پر جاتے ہوئے ایک گاؤں کی طرف نگاہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "عربی زبان میں گاؤں کو قریہ کہتے ہیں۔ یہ لفظ قری سے نکلا ہے جس کے معنے مہمان نوازی کے ہیں چونکہ گاؤں کے لوگ شہریوں کی نسبت زیادہ مہمان نواز ہوتے ہیں اس واسطے گاؤں کو قریہ کہتے ہیں۔" (صفحہ ۱۶۳)

(۲۰) ایک دفعہ کوئی عیسائی بیرسٹر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کو آیا۔ اثنائے گفتگو میں کچھ زبان کا ذکر چل پڑا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ عربی زبان میں ایک یہ خوبی ہے کہ وہ مختصر بھی ہے اور جامع بھی۔ لفظ تھوڑے ہوتے ہیں معنی زیادہ ہوتے ہیں۔ اس پر عیسائی بیرسٹر نے کہا کہ یہ فرق تو نہایت عمدگی کے ساتھ انگریزی میں بھی پائی جاتی ہے۔ پھر عربی کی فضیلت کیا رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی نہ جانتے تھے۔ لیکن اس وقت بے اختیار حضرت صاحب کے منہ سے نکلا کہ اچھا آپ "میرا پانی" کا ترجمہ انگریزی میں کریں۔ اس پر عیسائی بیرسٹر نے کہا۔ "میرا پانی" کا ترجمہ ہے "مائی واٹر" حضور نے فرمایا کہ آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ فقرہ کا جب عربی میں ترجمہ کریں تو صرف "مائی" کہیں گے۔ اس برجستہ جواب پر وہ شخص ہکا بکا ہو کر چپ ہو رہا۔ (صفحہ ۱۶۹)

(۲۱) آم کے لفظ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ "لفظ آم "اُم" سے نکلا ہے۔ عربی زبان میں "اُم" ماں کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ ماں کے پستان چوستا ہے ایسا ہی آم کو بھی منہ میں ڈال کر چوستا ہے اس مشابہت کی وجہ سے اس کا نام آم ہوا۔" (صفحہ ۱۶۳)

(۲۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "میں تو بڑی آرزو رکھتا ہوں اور دعائیں کرتا ہوں کہ میرے دوستوں کی عمریں لمبی ہوں تو اس حدیث کی خبر پوری ہو جائے جس میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں چالیس برس تک موت دنیا سے اٹھ جائے گی۔" فرمایا "اس کا مطلب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ تمام جاندار ازل سے اس عرصہ میں موت کا پیالہ ٹل جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں نافع الناس اور کام کے آدمی ہوں گے اللہ ان کی زندگی میں برکت بخشے گا۔" (صفحہ ۱۶۴)

(۲۳) بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کمرے کی چھت پر ٹہلتے ہوئے ٹہلتے ٹہلتے مضمون لکھا کرتے تھے۔ ایک دوات ایک طرف دیوار میں رکھ لیتے تھے اور ایک دوات دوسری طرف دائیں ہاتھ میں قلم ہوتا اور بائیں میں کاغذ۔ چلتے ہوئے لکھتے اور جو عبارت لکھتے اسے عموماً گنگناتے ہوئے پڑھتے بھی جاتے۔ (صفحہ ۲۷)

(۲۴) رات کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بستر کے قریب ایک کاپی اور قلم دوات یا پنسل ضرور رکھ لیتے۔ اور رات کے وقت کچھ الہام ہوتا تو اسے کاپی پر لکھ لیتے اور ایک الہام کو اتنی دفعہ یہ کئی بار لکھتے تاکہ صبح کے وقت اس کے صحیح پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ یہ رات کے اندھیرے میں لکھا جاتا تھا۔ (صفحہ ۳۲)

(باقی)

جماعت احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"پاکستان میں لاکھوں ہندو بھی بستے ہیں اور ان کا حق ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کو سچا سمجھتے ہیں اور اس میں حقیقی صداقت پاتے ہیں اور اپنی زندگیوں میں اس کی برکات کو محسوس کرتے ہیں وہ ان لوگوں کو بھی حلقۂ اسلام میں لانے کی کوشش کریں جو اس دائرہ سے باہر اور ان برکات سے محروم ہیں ...... بہرحال جماعت احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے۔"

وقف جدید کے عام چندہ کے علاوہ غیر مسلموں میں تبلیغ کی علیحدہ مد قائم ہے اور بہت سے مخلصین جماعت اس میں بڑے خلوص سے حصہ لے رہے ہیں آپ بھی اس سعادت میں حصہ لے کر اپنے رب کی رضا حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ

سالانہ مرکزی امتحانات ۲۵ مئی بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں۔ ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ روزانہ تعلیمی کلاس کا اجرا کیا جائے جس میں اطفال کو امتحانات کی تیاری کروائی جائے۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ مرکزی امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ کے امتحانات مبتدی۔ متقدم، مقتصد، فائق حسب سابق ۔ ۸ جون بروز جمعہ ہو رہے ہیں۔ خدام سے التماس ہے کہ وہ اس کی بھرپور تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

اس دفعہ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے "صلح حدیبیہ" کا عنوان مقرر ہے۔ الفاظ کی تعداد ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار تک۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ اس کے لئے ہدایات تمام مجالس کو بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی مجلس کو یہ ہدایات کا فارم نہ ملا ہو تو مرکز سے منگوا لے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہنامہ مصباح۔ ربوہ

بعض ناگزیر مجبوریوں کے باعث اپریل ۷۹ء کا رسالہ مصباح تا حال پوسٹ نہیں کیا جا سکا۔ خریداران مطلع رہیں۔

(مینیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

درخواست دعا

میرے عزیز دوست مکرم عبدالحی صاحب ڈوگر کچھ عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر اور ضعف قلب بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ فیصل آباد)

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندے کے نام سے جلد تر مرکز کو مطلع فرمادیں

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیرِ مساجد میں نمایاں حصّہ لینے والے مخلصین

اس صدقہ میں جنہوں نے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماءِ گرامی بغرضِ دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم حکیم محمد رفیع صاحب ناصر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ ...۔ ۳۲۸
۲۔ " " منجانب والد حکیم محمد شفیع صاحب مرحوم " " ...۔ ۳۰۰
۳۔ " " " والدہ رسول بی بی صاحبہ مرحومہ " " ...۔ ۳۰۰
۴۔ " " " اہلیہ خود محمودہ رفعت صاحبہ " " ...۔ ۳۰۰
۵۔ " " " " عبدالسمیع صاحب حامی پسر خود " " ...۔ ۳۰۰
۶۔ " " " " بشیر احمد صاحب نجمی پسر خود " " ...۔ ۳۰۰
۷۔ " " " " رضوان عبداللہ پسر خود " " ...۔ ۳۰۰
۸۔ " " " " بشریٰ روبینہ دختر خود " " ...۔ ۳۰۰
۹۔ " " " فوزیہ شاہین دختر خود ...۔ ۳۰۰
۱۰۔ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب فیض منجانب والد شیخ فیض احمد صاحب مرحوم بلال اسٹیٹس ربوہ ...۔ ۳۰۰
۱۱۔ " " " منجانب والدہ خود سعیدہ بیگم صاحبہ " " ...۔ ۳۰۰
۱۲۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بخوشنودی حکیم محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ ربوہ (بیگم میاں محمد شریف صاحب آف لاہور ہاؤس) ...۔ ۱۵۸۰
۱۳۔ مکرم حکیم فیروز الدین صاحب حمید منزل دارالصدر غربی ربوہ ...۔ ۱۰۰۰
۱۴۔ " خان محمد صاحب گوندل گولبازار۔ ربوہ ...۔ ۳۰۰
۱۵۔ " خواجہ عبدالمومن صاحب بوسن کلاتھ ہاؤس منجانب والدہ خود حمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ ...۔ ۳۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا لڑکا کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ نیز میرے والد محترم دوست محمد صاحب آف کشمیر بھی بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل صحت یابی کیلئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد صدیق نیومیرپور۔ آزاد کشمیر)

۲۔ میرا لڑکا فضل الرحمن جنرل مینجر P.M.A.C. پتّے کے اپریشن کے لئے فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں داخل ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالغفور A-52 پشاور روڈ راولپنڈی)

۳۔ عاجز کی اہلیہ احمدی بی بی صاحبہ صدر لجنہ پنڈی بھٹیاں بیمار ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ نے فیصل آباد میں اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرما کر صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا فرمائے آمین۔ (ڈاکٹر محمد شفیع ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا قرآن پاک میں جہاں بھی اقیموا الصلوٰۃ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتوا الزکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضۂ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے، انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کروانے کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و کوشش میں برکت دے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں ..... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہے"

انصار بھائیوں کے لئے خدمتِ دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے۔ اپنے ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط تر کریں اور یہ جذبہ آئندہ نسل میں بھی پیدا کریں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا سنہری دن دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۲۶۱ ؛ گھر فون ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کا سامانِ سائنس و طبی زخموں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۹۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لیے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
(تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵

"مَیں اپنے ربِّ کریم سے امّید رکھتا ہُوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا"

اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں کم عرصہ باقی ہے یاد دہانی کے لئے گذارش ہے کہ جماعتیں نہ صرف اپنا مجوّزہ بجٹ پورا فرما دیں بلکہ مجوّزہ آمد سے زائد آمد پیدا کر کے مالی سال کے اختتام سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں۔ جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے اور زندہ جماعتوں کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ ہمیں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر پوری امّید رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنے بے پایاں احسان کے ساتھ جماعتی ضروریات کی تکمیل فرمائے گا اور دوسری طرف ہمیں ہر ممکن قربانی کر کے اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور کوشش کے ساتھ پورا کرنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے:۔

"پس جماعتِ احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اِس لئے یہ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے اُن کو پُورا کرنے کے لئے جو مجوّزہ آمد ہے اُس سے زیادہ آمد ہو تا کہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سُستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے ... مَیں اپنے ربِّ کریم سے امّید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے۔ ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے بیٹے عزیز سلیم احمد حال مقیم کینیڈا کو پچھلے دنوں وہاں کار کا حادثہ پیش آیا۔ اگرچہ موٹر کار بالکل تباہ ہو گئی تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز سلیم احمد اور اُس کی بچّی کو جو کار میں سوار تھے محفوظ رکھا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میرے پوتے کا کینیڈا میں ہاکی کھیلتے ہوئے بازو ٹوٹ گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز دیگر عزیزوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(غلام محمد، ناصر آباد کالونی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے لڑکے عزیزم منظور احمد کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

احبابِ جماعت سے عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

لعل الدین
ایمن آباد۔ گوجرانوالہ

تقریبِ شادی

بتاریخ ۵ر اپریل ۱۹۷۹ء میرے بڑے لڑکے عزیزم محمد ساجد قمر کے نکاح اور شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات ۵ر اپریل کی صبح کو ربوہ سے ملتان گئی اور اسی شام واپس ربوہ پہنچی۔ اگلے روز ۶ر اپریل بروز جمعۃ المبارک خاکسار نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیزم محمد ساجد قمر کے نکاح کا اعلان ۵ر اپریل ۱۹۷۹ء کو ہی عزیزہ تنویر الاسلام قمر سلّمہا بنت برادرم عزیزم محمد حنیف صاحب قمر آف ملتان کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ نے بمقام ملتان کیا۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد صادق واقفِ زندگی اکاؤنٹنٹ وکالتِ تبشیر ربوہ)

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الٰہی اِذن کے ماتحت بنایا ہوُا منصوبہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے افتتاحی اجلاس میں فرمایا:۔

"ہم نے ایک منصوبہ الٰہی اِذن کے ماتحت بنایا جس کا نام صدسالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ رکھا گیا۔ جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی بشاشت اور اخلاص کے ساتھ جو ہمارے اندازوں سے کہیں بڑھ کر تھی خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حقیر مالی قربانی پیش کی۔"

دُنیا کے مختلف ممالک کے مخلص احمدیوں نے اِس مالی قربانی میں وعدے لکھوائے اور اب وصولی جاری ہے۔ چھٹا مرحلہ شروع ہو چکا ہے ابھی سے اس کی ادائیگی کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور رہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ولادت

۱۱ر جنوری ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مرزا شفیق احمد صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام شکیل احمد تجویز ہوُا ہے۔ یہ بچّہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم آف ڈوڈ برڈ کمپنی کراچی کا پوتا اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب حال ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت سے نومولود کی درازئ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الشکور اسلم ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعتِ احمدیہ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدینِ اضلاع جُملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷ر اپریل تا ۱۱ر مئی ۱۹۷۹ء کے لئے خصوصی کوشش فرمائیں! (مہتمم تربیت جدید امّ الاحمدیہ مرکزیہ)